②

رسول اللہ ﷺ کا سایہ

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام ! بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہیں تھا ان کی دلیل کے مطابق آپ نوری مخلوق تھے نوری مخلوق کا سایہ نہیں ہوتا اور ان کا دعوی ہے کہ قرآن و حدیث میں کوئی ایسی دلیل موجود نہیں ہے جس سے آپ کا سایہ ثابت ہوتا ہو۔ براہ مہربانی جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

رسول اللہ ﷺ کا سایہ مبارک تھا آپ نے خود اسے ملاحظہ فرمایا ہے اور لوگوں کو بیان بھی کیا ہے اسی طرح آپ کی زوجہ محترمہ نے بھی آپ کا سایہ مبارک دیکھا ہے قرآن و حدیث کے واضح دلائل سے یہ ثابت ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث ملاحظہ فرمائیں:

صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الصَّلَاةِ مَدَّ يَدَهُ ثُمَّ أَخَّرَهَا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! صَنَعْتَ فِي صَلَاتِكَ هَذِهِ مَا لَمْ تَصْنَعْ فِي صَلَاةٍ قَبْلَهَا؟ قَالَ: «إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ قَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ وَرَأَيْتُ فِيهَا دَالِيَةً، قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ، حَبُّهَا كَالدُّبَّاءِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْهَا، فَأُوحِيَ إِلَيْهَا أَنِ

اسْتَأْخِرِي، فَاسْتَأْخَرَتْ. ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ حَتَّى رَأَيْتُ ظِلِّي وَظِلَّكُمْ فَأَوْمَأْتُ إِلَيْكُمْ أَنِ اسْتَأْخِرُوا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَقِرَّهُمْ فَإِنَّكَ أَسْلَمْتَ وَأَسْلَمُوا، وَهَاجَرْتَ وَهَاجَرُوا، وَجَاهَدْتَ وَجَاهَدُوا، فَلَمْ أَرَلِي عَلَيْكُمْ فَضْلًا إِلَّا بِالنُّبُوَّةِ»

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی، ابھی آپ ﷺ نماز ہی میں تھے کہ آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا پھر پیچھے کر لیا، تو جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے اپنی اس نماز میں کچھ ایسا کیا ہے جو آپ نے پہلے کسی نماز میں بھی نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا، وہ میرے سامنے لائی گئی، اور میں نے اس میں قریب آتے ہوئے خوشے دیکھے جسکے دانے کدو کی طرح کے تھے تو میں نے ان میں سے چننا چاہا تو جنت کی طرف وحی کی گئی کہ پیچھے ہو جا وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر میرے سامنے تمہارے اور میرے درمیان جہنم پیش کی گئی، حتی کہ میں نے اپنا اور تمہارا سایہ دیکھا تو میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا کہ پیچھے ہو جاؤ، تو میری طرف وحی کی گئی کہ انہیں اسی حالت میں رہنے دیجیے، کیونکہ آپ بھی اور وہ بھی مسلمان ہو چکے ہیں اور آپ نے بھی اور انہوں نے بھی ہجرت کی ہے، اور آپ نے بھی اور انہوں نے بھی جہاد کیا۔ تو میں نے دیکھا کہ مجھے تم پر نبوت کے علاوہ اور کوئی فضیلت حاصل نہیں۔''[1]

اسے شیخ اعظمی نے صحیح کہا ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَاعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ وَفِي إِبِلِ زَيْنَبَ فَضْلٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ بَعِيرًا لِصَفِيَّةَ اعْتَلَّ فَلَوْ أَعْطَيْتِهَا بَعِيرًا مِنْ إِبِلِكِ فَقَالَتْ أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ قَالَ فَتَرَكَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ

[1] صحیح ابن خزیمة، کتاب الصلاة، بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَنَاوُلِ الْمُصَلِّي الشَّيْءَ عِنْدَ الْحَادِثَةِ تَحْدُثُ:892، والمستدرك للحاكم، كِتَابُ الْفِتَنِ وَالْمَلَاحِمِ، باب وَأَمَّا حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، حدیث نمبر:8408.

ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ شَهْرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً لَا يَأْتِيهَا قَالَتْ حَتَّى يَئِسْتُ مِنْهُ وَحَوَّلْتُ سَرِيرِي قَالَتْ فَبَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا بِنِصْفِ النَّهَارِ إِذَا أَنَا بِظِلِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُقْبِلٌ»

”سیدہ زینب اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہوگیا جبکہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس دو اونٹ تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ایک زائد اونٹ صفیہ کو دے دو وہ کہنے لگیں میں اس یہودیہ کو اونٹ نہ دوں گی اور آپ ﷺ ان سے ناراض ہو گئے اور تقریباً تین مہینے تک ان کے پاس نہ گئے یہاں تک کہ زینب رضی اللہ عنہا نے مایوسی کے عالم میں اپنا سامان بھی باندھ لیا وہ فرماتی ہیں میں نے اچانک دیکھا کہ دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کا سایہ آرہا ہے۔“[1]

بعض لوگوں نے اس روایت کی سند میں مذکور شمیسہ کو مجہول الحال کہا ہے مگر یہ دعویٰ صحیح نہیں کیونکہ امام ابن معین نے اسے ثقہ کہا ہے۔[2]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔[3]

قرآن مجید کے عموم سے بھی ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا سایہ تھا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ﴾ ”اور آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے اللہ ہی کو سجدہ کر رہا ہے، خوشی اور ناخوشی سے اور ان کے سائے بھی پہلے اور پچھلے پہر۔“[4]

مزید فرمایا: ﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ﴾ ”اور کیا انھوں نے اس کو نہیں دیکھا جسے اللہ نے پیدا کیا ہے، جو بھی چیز ہو کہ اس کے سائے دائیں طرف سے اور بائیں اطراف سے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے ڈھلتے ہیں، اس حال میں کہ وہ عاجز ہیں۔“[5]

اس عموم سے نبی کریم ﷺ کو خارج کرنے کی کوئی قوی دلیل نہیں ہے۔ اور یہ دعویٰ کہ نوری مخلوق کا سایہ نہیں ہے یہ سرے سے ہی غلط ہے۔

[1] مسند احمد، حدیث: 25046، طبقات ابن سعد: 8/127. [2] تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: 418.
[3] الصحیحۃ: 3205. [4] سورۃ الرعد: 15. [5] سورۃ النحل: 48.

ملائکہ نوری مخلوق ہیں جبکہ ان کا سایہ دلائل سے ثابت ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے والد گرامی میدان احد میں شہید ہوئے تو ان کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ»

”جب تک تم ان کو اٹھا نہیں لیتے تب تک فرشتے ان پر اپنے پروں کا سایہ کیے رکھیں گے۔“ [1]

عقلی طور پر بھی واضح ہے کہ ہر ٹھوس چیز کا سایہ ہوتا ہے جس سے سورج کی شعاعیں گزر نہ سکیں آپ کا جسد اطہر بھی ٹھوس تھا اور اس کا سایہ بھی تھا۔

نبی کریم ﷺ کا سایہ مبارک نہ ہونے کے متعلق جتنی بھی احادیث پیش کی جاتی ہیں سب کی سب من گھڑت اور موضوع ہیں یا پھر شدید ترین ضعیف ہیں۔

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)		2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)		4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)		10	ڈاکٹر کنڈی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

[1] صحيح البخاری، كِتَابُ الجَنَائِزِ، بَابُ الدُّخُولِ عَلَى المَيِّتِ بَعْدَ المَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي أَكْفَانِهِ، حديث:1244.